65803-کیا مشقت والے کام کی بنا پر روزہ ترک کرنا جائز ہے ؟

سوال

ہم ایک مغربی ملک میں رہتے ہیں : یعنی وہاں روزہ اور روزہ داروں کے لیے کوئی اہتمام نہیں، میرا خاوند ڈسپینسر کورس کے فائنل ائیر میں ایک سال کا پریکٹیکل کر رہا ہے جو کہ فائنل ائیر میں تعلیم کا حصہ ہے، یعنی ایک سال کا پریکٹیکل کرنا ہوتا ہے.
لیکن ایک مشکل درپیش ہے کہ ایک گھنٹہ گاڑی ڈرائیو کر کے ڈیوٹی پر جانا پڑتا ہے، وہاں مریضوں کی بھرمار ہے، جس کی بنا پر میرے خاوند کو ڈیوٹی کے دوران سر درد اور چکر اؤسا آنے لگا ہے، اس کی وجہ سے مریضوں کو دوائی بھی غلط طریقہ سے دینی شروع کر دیں، اب وہ اس بنا پر روزہ نہ رکھنے کا سوچ رہا ہے، یہ علم میں رہے کہ گھر سے ڈیوٹی والی جگہ کا فاصلہ اڑتالیس میل سے کم ہے، جیسا کہ آپ نے ایک جواب میں بیان کیا ہے.
لیکن وہاں جانے میں ایک گھنٹہ اور آنے میں ایک گھنٹہ صرف ہوتا ہے، اور مسلسل بارہ گھنٹے کی ڈیوٹی بھی ہے، چنانچہ کیا اس کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، وہ فائنل ائیر کے بعد ان روزوں کی قضاء کرے گا ؟

پسندیدہ جواب

روزہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے، اور کتاب و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے، کسی بھی مسلمان شخص کے لیے بغیر کسی شرعی عذر مثلا بیماری یا سفر وغیرہ کے روزہ نہ رکھنا جائز نہیں، بعض اوقات روزہ رکھ کر انسان کو مشقت بھی ہو سکتی ہے، اس لیے اسے صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور اس میں اللہ تعالی سے مدد مانگے.

اس لیے اگر رمضان المبارک میں گرمی کی شدت سے انسان کو پیاس محسوس ہو تو وہ اپنے اوپر ٹھنڈا پانی بہا لے تو اس میں کوئی حرج نہیں، تا کہ گرمی کی شدت کم ہو یا پھر کلی کرے.

اور اگر پیاس اتنی شدید ہو جائے کہ اسے ہلاکت کا خدشہ ہو یا بے ہوشی کا تو اس کے لیے روزہ کھول دینا جائز ہے، لیکن بعد میں اسے اس روزہ کی قضاء میں روزہ رکھنا ہوگا.

لیکن یہ جائز نہیں کہ کام ہی مشقت کا باعث ہو، جبکہ اس کے لیے رمضان المبارک میں ڈیوٹی سے چھٹیاں لینا ممکن ہو، یا پھر کام میں تخفیف کر سکتا ہو، یا اس سے کم مشقت والے میں بدل سکتا ہو.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں :

" دین اسلام میں یہ بات ضرور معلوم ہے کہ ہر مکلف شخص پر رمضان المبارک کا روزہ رکھنا فرض ہے، اور ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے، اس لیے ہر مکلف شخص کو رمضان المبارک کا روزہ رکھنے کی حرص رکھنی چاہیے تا کہ اللہ تعالی کے فرض کردہ فریضہ کی ادائیگی کر سکے، اور اللہ تعالی کے ثواب کی امید رکھے، اور اس کی سزا کا خوف ہو، لیکن دنیا میں اپنا حصہ نہ بھولے اور یہ دنیا اس کے دین اور آخرت پر اثر انداز نہ ہو.

اور جب اللہ تعالی کی فرض کردہ عبادات کی ادائیگی اور دنیاوی کام کا آپس میں تعارض ہو تو اسے ان دونوں کے مابین موافقت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تا کہ وہ اپنی دنیاوی امور اور عبادات صحیح اور احسن طریقہ سے بجا لائے.

سوال میں مذکورہ مثال میں یہ ہے کہ وہ رات کو اپنے دنیاوی امور سرانجام دینے کے لے مقرر کرلے، لیکن اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اسے رمضان المبارک کا مہینہ ڈیوٹی سے چھٹی لے لینی چاہیے، چاہے بغیر تنخواہ ہی ہو.

اور اگر ایسا نہ کرسکتا ہو تو پھر اسے کوئی اور کام تلاش کرنا چاہیے جس میں دونوں واجبات کی ادائیگی ہوسکے، اور اس کے دنیاوی معاملات اس کی آخرت کے معاملات پر اثرانداز نہ ہوں، چنانچہ کام کاج اور بھی بہت ہیں.

.{اور پھر جو شخص بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے، جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے وہ اللہ تعالی اس کو کافی ہے، یقینا اللہ تعالی اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے، تحقیق اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے}. الطلاق (2-3).

اور فرض کریں کہ اسے مذکورہ کام جس میں مشکلات اور حرج ہے کے علاوہ کوئی اور کام نہیں ملتا، اور اسے خدشہ ہو کہ وہ ظالم قانون کی زد میں آجائیگا، اور اس پر ایسی سزا یا کام مسلط کردیا جائیگا جس کی بنا پر وہ اپنی دینی شعائر یا پھر بعض دینی فرائض پر عمل پیرا نہیں ہوسکے گا، تو اسے اپنا دین بچاتے ہوئے اس علاقے سے ایسے علاقے میں نکل جانا چاہیے جہاں وہ آسانی اور سہولت کے ساتھ اپنے دین پر عمل پیرا ہوسکے، اور دنیاوی کام بھی کرسکے، اور وہاں مسلمانوں کے ساتھ نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں معاونت کرسکے، اللہ تعالی کی زمین بہت وسیع ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

.{اور جو کوئی بھی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور فراوانی پائیگا}. النساء (100).

فرمان باری تعالی ہے:

.{کہہ دیجئے اے میرے مومن بندو اپنے رب کا تقوی اختیار کرو، جو لوگ اس دنیا میں اچھے عمل کیے ان کے لیے بھلائی ہے، اور اللہ تعالی کی زمین بہت وسیع ہے، صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے بدلہ دیا جائیگا}. الزمر (10).

اور اگر اس میں سے کچھ بھی میسر نہ ہو اور سوال میں مذکورہ مشقت والا کام کرنے پر مجبور ہو تو وہ روزہ رکھے، اور اگر اسے زیادہ مشقت ہو یعنی برداشت سے باہر ہو جائے تو وہ اتنا کھا پی لے جو اس کی مشقت ختم کردے اور بعد میں ان روزوں کی قضاء ان ایام میں کرے جن میں اس کے آسانی ہو" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10/234-236).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

ایک شخص بیکری یا روٹی پلانٹ میں کام کرتا اور کام کی بنا پر اسے شدید پیاس اور نقاہت ہو تو کیا اس کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"اس شخص کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز نہیں، بلکہ روزہ رکھنا فرض ہے اور یہ کہ وہ دن کے وقت روٹیاں پکاتا ہے روزہ ترک کرنے کے لیے عذر نہیں، اس کو چاہیے کہ وہ اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق کام کرے" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (238/10).

واللہ اعلم.